ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ ... سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

عام قیمت سالانہ پیشگی للعہ

BADR QADIAN

بدر

قادیان ۔ ضلع گورداسپور ۔

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Reg. No. L. CCLXXXVIII | بنوش جرعۂ وصلش ز جام نور الدین

جلد ۱۳ — ۲۷ ۔ رجب ۱۳۳۱ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳ ۔ جولائی ۱۹۱۳ء مطابق ۱۳۴ ... ۱۹۷ — نمبر ۱۸

ضعیف و مردہ شدے گر بقادیاں و را | جائنٹ اڈیٹر میاں معراج الدین عمر | کہ ہست محیی و موتی کلام نور الدین

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کر اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہو گا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے فائدہ پہنچائے گا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ؂

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

اتقیائے قول او دربان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آں سید العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خداست

معجزات انبیائے سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ما
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

مطبع بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر ۔ پروپرائٹر و جنرل و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ اور اپنے معرفت بھرے اور پُر از نکات درس سے اپنے خدام کو مستفید فرماتے ہیں۔ اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بخیریت ہیں۔

اخویم۔ چودہری [illegible] صاحب ایم۔ اے گذشتہ ہفتہ [illegible] ہو گئے ہیں۔ [illegible] صاحب کے کام میں امداد فرماویں گے۔ چودہری صاحب کی فطرت وجبلت میں شروع سے مولا کریم نے مذہبی جوش وتڑپ اور درد بھرا ہوا ہے آپ عربی ایم۔ اے ہیں۔ خدا کرے آپ کا لندن جانا موجب خیر و برکت ہو۔ اور باعث ترقی اسلام۔

بابو غلام مجتبیٰ صاحب بھی چودہری صاحب کے ساتھ ہی ہانگ کانگ چائنا کو اپنی ملازمت پر واپس ہو گئے ہیں۔ سلسلہ احمدیہ کے بڑے مخلص ممبر ہیں۔ وہاں سے رخصت لے کر یہاں دینی فوائد کے حصول کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ ہر دو صاحبان کی طیاری روانگی پر حضرت خلیفۃ المسیح نے خطبہ جمعہ میں محبت بھرے جوش سے دعائیں فرمائیں اور جملہ احباب کو دعا کرنے کی تاکید فرمائی۔

مخدومی حضرت مفتی صاحب ایک ضروری کام کے واسطے لاہور تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ (مرتب)

اخبار بدر

جسے حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے اپنا ایک بازو فرمایا ہے اور جس نے ہر ایک قسم کی تکلیف برداشت کر کے مشکل گذار گھاٹیوں کے ہوتے ہوئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمات ادا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اور اپنے فرض منصبی کو پورا کرنے کی ہر ایک جد و جہد کی۔ اپنے ناظرین بیگمانی سے توسیع اشاعت کے لئے بڑے زور سے درخواست کرتا ہے۔ اور ملتجی ہے کہ بقایا داران خدا کے لئے اپنا حساب جلد صاف کریں۔ اور ہر ایک خریدار ایک ایک یا دو دو حسب توفیق نئے خریدار پیدا کرے کہ عند اللہ ماجور ہوں۔

(اشرف عفا اللہ عنہ)

دعائے امیر رض

مورخہ ۲۵۔ جون کے دن آپ کو ۱۰۱ ڈگری کا بخار ہو گیا اس لئے آپ اس روز درس نہ فرما سکے۔ ۲۶ کی صبح کو بھی [illegible] ہوا۔ اور اس میں بسبب ضعف کے حدیث کا درس آپ نہ دے سکے۔ درس کے بعد آپ نے فرمایا کہ بیماری کے وقت مجھے ایسا خیال رہتا ہے کہ شاید میں اب زندہ نہ رہوں۔ چنانچہ اب کے بھی ایسا ہی ہوا۔ میں نے دو رکعت نماز ادا کی۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ ضحیٰ اور دوسری میں الم نشرح پڑھی۔ اور پھر میں نے اللہ کی حمد کی اور اس کے بعد استغفار کیا۔ پھر میں نے ایک دعا کی۔ اور مجھے یقین ہے کہ وہ قبول ہو گئی اور اس دعا میں میں تم کو بھی شریک کرنا چاہتا ہوں۔ وہ دعا یہ ہے:۔

لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم۔ لا الٰہ الا اللہ رب العرش العظیم۔ لا الٰہ الا اللہ رب السموات والارض و رب العرش الکریم۔

استغفار یوں ہے:۔

اسألك موجبات رحمتك وعزائم مغفرتك والغنیمۃ من کل بر والسلامۃ من کل اثم لا تدع لی ذنباً الا غفرتہ ولا ھماً الا فرجتہ ولا حاجۃ ھی لك رضاً الا قضیتھا یا ارحم الراحمین

یہ دعا حزب الاعظم اور ادعیۃ الاحادیث میں بھی ہے

الٰہی ہم پر ہر طرف سے زور ہو رہا ہے۔ الٰہی اسلام پر بڑا تبر چل رہا ہے۔ مسلمان اول تو سُست دوسرے دین سے بے خبر۔ قرآن شریف سے بے خبر۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح سے بے خبر۔ اس لئے دشمن کھانے لگ گیا ہے۔ الٰہی تو ایسا آدمی پیدا کر۔ جس میں قوت جاذبہ ہو۔ سست نہ ہو۔ ہمت بلند رکھتا ہو۔ پھر استقلال کمال رکھتا ہو۔ دعائیں بڑی کرنے والا ہو۔ تیری تمام رضاؤں کو اس نے پورا کیا ہو یا اکثر کو۔ قرآن شریف اور صحیح حدیث سے باخبر ہو۔ پھر اس کو جماعت بخش اس جماعت کے لوگوں میں بھی قوت جاذبہ ہو۔ بلند ہمت ہو۔ استقلال ہو۔ وہ بھی قرآن شریف اور حدیث سے واقف ہوں اور اس کے پابند ہوں۔ اے اللہ تیری درگاہ میں ابتلاء مقدر نہیں۔ تو ان کو ثبات و استقلال عطا کر وہ مالا طاقتلنا کے ماتحت ہوں۔ پھر ان کو اس طرح ترقی دے۔ جس طرح میں نے تیری درگاہ میں دعا کی ہے:۔

پھر فرمایا۔ مجھے یہ ہوا آرہی ہے کہ اللہ پوری کرے گا۔ تم بھی اسی طرح دعا کرو۔ اور تم بھی انصار بن جاؤ۔

جماعت کے ہر ایک فرد کو چاہیئے۔ کہ وہ جیسا کہ حضرۃ خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ دعائیں کریں۔ اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کی جناب میں عرض کریں۔ کہ آنجناب جس جماعت کے لئے دعا کر رہے ہیں۔ اس میں ان کو بھی شامل ہونا نصیب ہو۔ سُستی دور ہو۔ دین حاصل ہو۔ قرآن کریم اور صحیح حدیث شریف کا علم و عمل کی توفیق ملے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح سے واقفیت پیدا ہو۔ قوت جذب ملے۔ ہمت بلند ہو۔ استقلال ہو۔ اللہ کے حضور میں بہت دعائیں کرنے والے ہوں۔ اس کی رضاؤں کو پورا کریں۔ ہم میں تباغض و تحاسد و نفاق نہ ہو۔ ہم کو اللہ تعالیٰ ابتلاؤں سے بچائے۔

اللہ تعالےٰ حضرت صاحب کی زندگی کو بڑھائے اور ساتھ ساتھ ان کے علم و عمل کو بھی بڑھائے اور آنجناب کو حضرت احدیت مآب کے دربار میں مدارج قرب میں فزونی ہو۔ اور ان کی دعائیں اپنی ذات کے لئے اور ہمارے لئے بیش از پیش قبولیت کا درجہ حاصل کریں۔ دنیا میں اسلام کا بول بالا ہو جائے دشمن رسوا ہوں۔ ذلیل ہوں۔ ہلاک ہوں۔

درخواست دعا

منشی برکت علی صاحب سکنہ چک سادھو ضلع ہوشیارپور کے ہاں اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے وہ احباب سے ملتجی ہیں کہ مولود مسعود کے لئے دعا فرماویں اللہ نیکی کے ساتھ عمر دراز اور خادم دین بنائے۔ نیز مخالفین کی تکلیف سے محفوظ رکھے۔ اور انہیں بھی اللہ تعالیٰ چشمۂ فیض سے سیراب کرے اور ہدایت بخشے۔

مراسلات

مُسدّس مبارک

ذیل میں ایک قابل قدر نظم سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مشہور عالم مولوی ابو یوسف مبارک علی صاحب سیالکوٹی کی ہم درج ذیل کرتے ہیں یہ نظم ہر ایک مسلمان کے پڑھنے کے قابل ہے :- اڈیٹر

چلی جو جانبِ مغرب سے ایک تند ہوا　　زمین مشرق کو اس نے کیا تہ و بالا
بناءِ محکمِ انصاف کو ہلا ڈالا　　مصالحت کا جہاں میں نہ کچھ نشان چھوڑا
تمام قصر مُروّت گرا دیئے اُس نے
کچھ ایسی تیز چلی دل ہلا دیئے اُس نے

اسی نے خاک بسر کر دیا ہے ایران کو　　مٹا دیا ہے مراکش کے قصر وایوان کو
طرابلس میں بنایا شکار انسان کو　　کیا ہے مجمرِ آتش زمینِ بلقان کو
وہی ہے آج جو ٹرکی پہ رنگ لائی ہے
جہاں سے ہستی ٹرکی مٹانے آئی ہے

مثال صاعقہ گرتی ہے نوع انساں پر　　اور اس پہ دعویٰ رحمت ہے اسکو ہر جانبر
بہت گھمنڈ ہے اپنے عطا و احساں پر　　وفاءِ عہد موثق مسیحی ایماں پر
مگر جو دیکھی تو آتش فشاں جہاں دیکھی
برنگِ صاعقہ گرتے ہی جانستاں دیکھی

سموم بن کے کہیں اور کہیں خزاں بنکر　　جلا دیا چمن دہر کو زسر تا سر
نہ گل رہا نہ عنادل نہ نرگسِ ششدر　　نہ سرو ہائے سہی قد نہ لالۂ احمر
نکل کے گلشن یورپ سے کیا ہوا آئی
جو سچ کہو تو ہر ایک ملک میں قضا آئی

کہیں بہانۂ امداد سے چلی یہ ہوا　　کہیں تمدن و تہذیب کا کیا چرچا
نظامِ امن و امان کا کہیں ہوا حیلہ　　غرض ہر ایک بہانہ سے اُٹھی یہ بلا
پہونچ کے ہر جگہ طوفان بپا کیا اس نے
فجور و فسق کا دریا بہا دیا اُس نے

اسی سے بزمِ رقیباں کی زور داری ہے،　　اسی سے خرمنِ ٹرکی میں شعلہ باری ہے،
اسی سے خونِ شہادت کی نہر جاری ہے،　　ہر ایک ملک میں اسکی روش نیاری ہے
یتیم بچوں کے آنسو رواں کیئے اس نے
ہزاروں چاند سے مکھڑے نہاں کیئے اس نے

سمجھ میں بات یہ آتی نہیں مصیبت کی　　کدھر گئی وہ نمائش اساس رحمت کی
کبھی جو کھلتی ہے دل میں خفا حقیقت کی　　خلش دکھاتی ہے سینو میں خارِ وحدت کی
غضب کی قہر کی صورت وہ بن کے اُٹھی ہے
صلیب و دار کی موت وہ بن کے اُٹھی ہے

نہیں ہیں آنکھ میں انکی ہم آج آدم زاد　　دحوشِ وحشت سے گویا ہے ایشیا آباد
کنارِ عاطفتِ رحم میں ہیں گرگ نژاد　　یہ ایشیائی کے حقیں نہیں ہے رحم و وداد
زبان میں ہاتھ میں پیروں میں ان کے پھندے ہیں
خدا کی شان کہ یہ بھی خدا کے بندے ہیں

مگر خطاب ہے ان کا بلیک میں لقب　　مجال کیا کہ نہ رکھیں کسی کا پاس ادب
خوشی میں ان کی نہاں ہے ہزار رنج و تعب　　ذرا سی بات میں اُٹھتا ہے ایک شور و شغب
زبان گدی سے ظالم نکال دیتے ہیں
ہزار طرح کے رنج و ملال دیتے ہیں

غرض کہ شومئی اعمال کا یہ نقشہ ہے　　ہمارے کیفرِ کردار کا نمونہ ہے
نفار و بغض و معادات کا یہ ثمرہ ہے　　خلافِ ملّت اسلام کا نتیجہ ہے
جب اپنا جادۂ طاعت سے انحراف ہوا
قضا کا فیصلہ امید کے خلاف ہُوا

زبانِ حال سے کہتا ہے آج دورِ عنا　　نہیں ہے میری شرارت نہ کوئی میری خطا
کریں ملاحظہ وہ اپنے کارناموں کا　　اُٹھا کے دیکھیں عمل نامۂ سیاہ اپنا
کھُلے گی ان پہ حقیقت سب اس فسانہ کی
محلّ شکوہ نہیں ہے روش زمانہ کی

ہیں اپنے ہاتھ کی ساری کمائیاں اُن کی　　بجا نہیں ہیں جہان میں دوہائیاں اُن کی
ملی ہیں خاک میں ساری بڑائیاں اُنکی　　مزے چکھائیں گی بے اعتنائیاں اُنکی
فلک کے ہاتھ سے بگڑے ہوئے شدہ ہوتے ہیں
قضا کے تیر ہدف سے کبھی گذرتے ہیں نہ کہیں

فلک نے اُن کی ہزاروں شکائتیں بھی سُنیں　　بڑوں کی ان کی زبان سے حکائتیں بھی سُنیں
گذشتہ نیکوں کی ساری روائتیں بھی سُنیں　　تمام پند و مواعظ ہدائتیں بھی سُنیں
مگر بتائیں عمل کن ہدایتوں پہ ہُوا
کہ جوشِ سرد زبانی حکایتوں پہ ہُوا

بیان کرتے ہیں اہلِ خرد یہی اکثر　　کہ چلنے والا پہنچتا ہے اپنی منزل پر
جو کھیت بوتے ہیں وہ کاٹتے ہیں کھیت آخر　　غرض ہر ایک کو ملتا ہے محنتوں کا ثمر
جو خالی بیٹھ کے دل میں نہال ہوتے ہیں
بھلا وہ کس طرح آسودہ حال ہوتے ہیں

عمل ضروری ہے، اور اقتصاد واجب ہے،　　ہر ایک کام میں پھر اتحاد واجب ہے
قبول حق کے لئے اعتقاد واجب ہے،　　اور اپنے نفس دنی سے جہاد واجب ہے
یہی اُصول ہیں جن سے برات ملتی ہے
انہیں پہ چلنے سے آخر نجات ملتی ہے

انّ اللہ لا یُغیّر ما بقومٍ حتّٰی یُغیّروا ما بانفسہم۔

تم اپنی آپ حفاظت کرو مُسلمانو !　　کلامِ پاک کو اک نسخۂ شفا جانو
خدا سے صلح کرو اور نبی کو حق مانو　　رہِ رضاءِ محمدؐ کو دل سے پہچانو
دُعا سے کام لو غفلت کو خیر باد کہو
عمل کو اپنے سنوارو کہ با مُراد رہو

کرو پیار صداقت سے حق پرستی سے — کہ چھوٹ جاؤ فلاکت سے فاقہ مستی سے
نکالو راہ نکلنے کی قید پستی سے — اُٹھاؤ فائدہ دنیا میں اپنی ہستی سے
اگر رہو تو رہو تم کسی قرینے سے
وگرنہ موت ہے بہتر تمہارے جینے سے

تم اپنی جان کے دشمن ہو خیر خواہ نہیں — جناب حق سے اگر طالب پناہ نہیں
بغیر وسعتِ اموال دست گاہ نہیں — بغیر ہمتِ مردانہ فرّ و جاہ نہیں
وہ کون ہے جسے افلاس نے پند دی ہو
وہ کون ہے جسے فاقوں نے زادِ رہ دی ہو

نہ لاؤ اپنی نظر میں پرائی دولت کو — بناؤ اپنا سہارا نہ اُن کی عظمت کو
دکھاؤ ہمّتِ مردانہ اور جرأت کو — مٹاؤ دل سے نہ اپنی حیا و غیرت کو
بلا ہیں خاک ہیں وہ لوگ چیز ہی کیا ہیں
جو دوسروں کے سہارے پہ زندگی چاہیں

جو اپنی جان چھوڑتا نہیں ہے ذلّت سے — کسی کو کیا ہے غرض اُسکی عون و نصرت سے
وہ چھوٹتا نہیں ہرگز عناد بخت سے — مقابلہ میں جو قاصر ہے اپنی ہمّت سے
جو آپ اپنی حفاظت کا ذمہ دار نہیں
کوئی بھی اس کا زمانہ میں پاسدار نہیں

جہاں میں ہندی رہیں گے نہ ترک و ایرانی — نہ ہو گی ان میں اگر سیرتِ مسلمانی
جو چاہتے ہو عزیزو عطاءِ یزدانی — عمل سے اپنا دکھاؤ کمالِ ایمانی
چڑھے گا تم پہ اگر رنگ پاکبازی کا
تو فضل ذمّہ اُٹھائیگا چارہ سازی کا

اگر کرو گے صحابہ رضکی طرح حق سے پیار — شعار اپنا بناؤ گے سیرتِ ابرار
طریق ہو گا تمہارا طریقۂ اخیار — نسیم وحی بنے گی تمہارے دل کی بہار
تو پھر عروج پہ ہو گا ستارۂ اقبال
چڑھے گا اوجِ عطا پر غبارۂ اقبال

لباس اپنا بناؤ طہارت و تقوےٰ — گلوں سے اپنے اتارو کمندِ حرص و ہوا
کرو عناد کی ظلمت سے باطنوں کو رہا — صفا و صلح سے حاصل کرو سفاد اپنا
تم اپنی قوم پہ دل سے فدا ہو ہر دم
حریص طعمۂ خوانِ ہُدےٰ رہو ہر دم

کتاب ایک نبی ایک ہے خدا بھی ایک — ہے قبلہ ایک نماز ایک مدعا بھی ایک
عقیدہ ایک عمل ایک ابتدا بھی ایک — ترقی ایک تنزل کی انتہا بھی ایک
خلاف کیوں ہے پھر اتنا محلِ حیرت ہے
یہی ہے جس سے تمہارا زوالِ دولت ہے

عناد چھوڑ دو ہے آشتی تمہیں درکار — خلاف چھوڑ کے دیکھو مصالحت کی بہار
بھرا ہوا ہے تمہارے دلوں میں سمِ نقار — تو کس طرح سے نہ ہو گے تم اس بلا کے شکار
یہی وہ زہر ہے جس سے قلوب مرتے ہیں
گہر جو قیمتی ہیں خاک میں بکھرتے ہیں۔

یہ آخری ہے میری التماس سُن لیجے — کہ اپنی عمرِ گرانمایہ صرفِ حق کیجے۔

متاعِ حق کے عوض میں متاعِ جاں دیجے — شرابِ نابِ صداقت بہ شوقِ دل پیجے
بزیرِ سایۂ احمدؑ پیارو آ جاؤ
تلاشِ نور کرو تاکہ نورِ حق پاؤ

یہیں سے تم کو ملے گی بہارِ عظمت کی — یہیں سے ہوگی بنا استوارِ عظمت کی
ہے قادیان ہی پیارو دیارِ عظمت کی — یہیں ہے لُعبتِ زرّیں نگارِ عظمت کی
خمارِ بادۂ غفلت یہیں اُترتی ہے
ہر ایک بگڑی ہوئی بات یاں سنورتی ہے

دُعائیں مانگ تو اے قوم نا سپاس نہ ہو — فساد و فتنۂ دوراں سے بدحواس نہ ہو
ثبات و صبر سے کر کام اور اداس نہ ہو — ملول خاطر و غمگین شکار یاس نہ ہو
کہ تیرے واسطے فتوے ہے جود و بخشش کا
تمہارے سر پہ ہے سایہ ہمائے برٹش کا

جنابِ جارج پنجم ہے سایۂ رحماں — کہ جس کے دستِ مبارک میں ہے عنانِ جہاں
کیا ہے اس نے دلوں کو مسخرِ فرماں — بنائی روضۂ جنت زمین ہندوستاں
نسیم مہر و عطوفت بہارِ او بادا
دلِ مبارکِ مسکین ہزارِ او بادا

یسوعی قائل ہوئے

ہمارے یسوعی دوست بھی دن بدن اس بات کے قائل ہوتے چلے جاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کی آمد کا یہی وقت ہے۔ یورپ میں تو ایسے بہت سے رسالے اور کتب شائع ہوتے ہی رہتے ہیں۔ مگر اب ہندوستانی عیسائیوں نے خاص اس امر کی تائید میں لکھنؤ سے ایک ماہوار رسالہ جاری کیا ہے۔ جس کا پہلا نمبر ہمارے دوست مرزا کبیر الدین احمدؐ صاحب نے ہم کو بھیجا ہے۔ اور اس میں سے کچھ اقتباس ناظرین کی دلچسپی کے واسطے درج اخبار کیا جاتا ہے:۔

"ہماری آنکھوں کے روبرو ایام مصیبت کا ہولناک منظر پیش ہے اور بلاشک علامات قربِ قیامت کا دنیا میں پورا پورا نظر آنا ہی اس امر کی صاف شہادت اور بیّن ثبوت ہے۔ کہ اب خداوند کا یوم عدالت یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیں کہ روزِ قیامت بالکل قریب آ پہنچا ہے۔ جب ہم روزانہ اخبارات کو اُٹھا کر دیکھتے ہیں۔ تو ہماری آنکھیں ہم کو یہی دکھاتی ہیں کہ آجکل کے اخبارات وحشت انگیز جنگ و جدل اور وحشت خیز واقعات قتل سے پُر رہتے ہیں جو فی الحال چار دانگِ عالم میں واقع ہو رہے ہیں اور روز بروز بجائے کمی کے ترقی ہی ترقی ہوتی جاتی ہے اور یہ عالمگیر آگ بجھتی نظر نہیں آتی۔ دلیرانہ قزاقی کے واقعات متواتر وقوع میں آ رہے ہیں۔ اسٹرایک (یعنی ایکا کر کے کام چھوڑ دینا اور تنخواہ کی ترقی کے لئے جھگڑا کرنا) تو بالکل عام ہو رہا ہے

چوری اور قتل کی کثرت ہے - جن لوگوں کے سروں پر شیطان سوار ہے وہ عورت مرد اور ننھے ننھے بچوں کی جانیں لینا مردانگی تصور کر رہے ہیں - اور یہ مظلوم اون ظالموں کے ہاتھوں سے شکار ہو کر ذبح ہو جاتے ہیں اور ہمیشہ کے لئے خاموشی کی میٹھی نیند سو جاتے ہیں - یہ تمام واقعات اس بات کا بیّن ثبوت ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد اب بالکل قریب ہے - جب اس قسم کی تعلیم دی جاتی ہے کہ ضرورتوں نے انسان کو خدا کی فرمانبرداری سے آزاد کر دیا ہے - تو فرائض کے نتیجہ خیز اثر ضعیف و ناتوان ہو جاتے ہیں - اور بے انصافی کے طوفان کے پھاٹک دنیا پر کھول دئے جاتے ہیں - شرارت آوارگی اور بدذاتی ہمارے سروں پر ایک غرق کر دینے والی موج کی طرح بڑھتی چلی آ رہی ہے - شیطان گھر گھر اپنا جال پھیلا رہا ہے - یہاں تک کہ ابلیس کے ملعون نشان مسیحی گھروں میں بھی نظر آنے لگے ہیں - نظر غور سے اگر ملاحظہ فرمایئے تو ہر طرف حسد - تشکک - ریاکاری - جھگڑے نظر آتے ہیں ‘‘

’’ شیطان اپنی قوت جگہ جگہ پر ہزاروں طرح سے عمل میں لا رہا ہے - کہیں تو حادثے اور مصائب خشکی و تری پر - کہیں بڑی بڑی آتشزدگیاں کہیں آندھی اور ہولناک ژالہ باری کے طوفان تند و تیز ہوائیں - سیلاب - طوفان عظیم - جوار بھاٹا یا تلاطم - اور کہیں زلزلوں کی صورت میں وہ اپنی قوت آزمائی میں مصروف ہے - پہلے تو وہ کھیت کی فصل کو صاف کر دیتا ہے - پھر قحط اور اس کے ساتھ ساتھ پریشانی آ موجود ہوتی ہے - جب وہ ہوا کو مہلک اجزا سے آلودہ کر دیتا ہے - تو ہزارہا جانیں وبا سے فنا ہو جاتی ہیں - شیطان کا قہر متواتر آفت زدہ صورت میں ترقی کرتا جائے گا - یہاں تک کہ انسان اور حیوان دونوں ہی کی ہلاکت ہوگی - زمین ماتم کرتی ہے اور پژمردہ ہوتی جاتی ہے ...... دنیا کے مغرور انسان ضرور سوکھ جائیں گے - زمین بھی اپنے بسنے والوں کے سبب سے ناپاک ہو گئی ہے - کیونکہ انھوں نے شریعت کی عدول حکمی کی - قوانین کو بدل ڈالا اور ابدی عہد کو توڑ ڈالا ہے ‘‘ یسعیاہ باب ۲۴ - آیت ۴ و ۵ ‘‘

’’ علم روحانی کی ترقی کے ساتھ ساتھ دنیوی علم نے بھی ترقی کی ہے - جس کی ایک مختصر فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے - اس فہرست کو ہم امریکن انسکلوپیڈیا سے نقل کر کے یہاں درج کرتے ہیں اس سے یہ نہ سمجھ لینا چاہیئے - کہ تمام عالم کے جزو و کل معاملات یہی ہیں نہیں اس کے علاوہ اور صدہا ایجادیں ہیں - جن کو ہم یہاں طوالت کے باعث لکھنا پسند نہیں کرتے - صرف چند نام ایسی چیزوں کے جو گذشتہ صدی میں ایجاد ہو کر دنیا میں رائج ہوئیں درج کئے دیتے ہیں :-

سنہ ۱۷۸۳ء میں پہلا غبارہ تیار ہوا -
سنہ ۱۷۹۸ء میں جلانے کا گیس ایجاد ہوا -
سنہ ۱۸۰۳ء میں اسپات کا قلم بنایا گیا -
سنہ ۱۸۰۷ء میں پہلا اگن بوٹ بنا -
سنہ ۱۸۱۱ء میں دخانی چھاپہ خانہ تیار ہوا -
سنہ ۱۸۱۸ء میں سات ضرب کا تپنچہ ایجاد ہوا ،
سنہ ۱۸۲۳ء میں سونے کے نب (یعنی قلم کی زبان) بنائے گئے
سنہ ۱۸۲۵ء میں ریل گاڑی ایجاد ہوئی -
سنہ ۱۸۲۹ء میں دیا سلائی بنی -
سنہ ۱۸۳۷ء میں تار برقی (یعنی ٹیلیگراف) بنایا گیا -
سنہ ۱۸۳۹ء میں فوٹوگرافی (یعنی عکسی تصویر سازی) رائج ہوئی ؛
سنہ ۱۸۴۵ء میں الکٹرک لائیٹ (یعنی بجلی کی روشنی) ایجاد ہوئی ؛
سنہ ۱۸۴۵ء میں سینے کی کل بنائی گئی -
سنہ ۱۸۷۶ء میں ٹیلیفون تیار ہوا -
سنہ ۱۸۷۷ء میں فونوگراف بنا -

ریل گاڑی - ٹریم گاڑی - اگن بوٹ - تار برقی وغیرہ سے آجکل خاص و عام کو بے حد فائدہ پہنچ رہا ہے یہ تمام نئی نئی ایجادیں جن کا ہمارے بزرگوں کے زمانے میں وجود تک نہ تھا - اب ہمارے استعمال میں ہیں یہ پہلے کیوں نہ ایجاد ہوئیں - اور اب کیوں بن گئیں اور کیوں روز بروز ان میں ترقی ہوتی جاتی ہے ؟ جب یہ سوال اپنی طبیعت سے کیا جاتا ہے - تو اس کا جواب بہت ہی مشکل معلوم ہوتا ہے - مگر اس کا معقول جواب یہ ہے کہ یہ آخری زمانہ ہے اور خداوند تعالیٰ کا یہ فرمان جو حضرت دانیال علیہ السلام کی معرفت عطا ہوا تھا - اب پورا ہو رہا ہے ‘‘

’’ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ آخری دنوں میں ایسا ہوگا ...... کہ میں اوپر آسمان پر اور نیچے زمین پر نشانیاں دکھاؤنگا ‘‘ اعمال باب ۲ آیت ۱۷ و ۱۹

جناب مسیح کے شاگردوں نے پوچھا کہ ہمیں بتا کہ یہ باتیں کب ہوں گی اور تیرے آنے اور دنیا کے اخیر ہونے کا کیا نشان ہوگا ‘‘ متی باب ۲۴ آیت ۳ -

آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ ’’ سورج اور چاند اور ستاروں میں نشان ظاہر ہوں گے اور زمین پر قوموں کو تکلیف ہوگی - کیونکہ وہ سمندر اور اس کی لہروں کے شور سے گھبرا جائیں گی اور ڈر کے مارے اور زمین پر آنے والی بلاؤں کی راہ دیکھتے دیکھتے لوگوں کی جان میں جان نہ رہے گی - اور اس وقت لوگ ابن آدم کو قدرت اور بڑے جلال کے ساتھ بادل میں آتے دیکھیں گے - لوقا باب ۲۱ آیت ۲۵ تا ۲۷ ‘‘

’’ جناب مسیح کے شاگردوں نے اُن سے پوچھا کہ ’’ تیرے آنے اور دنیا کے آخر ہونے کا نشان کیا ہوگا ‘‘ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ’’ جگہ جگہ بڑے بڑے بھونچال آئیں گے ‘‘ جناب مسیح کی پیشگوئی پوری ہوتی جاتی ہے - سنہ ۱۷۰۰ قبل مسیح سے سنہ ۹۶ء تک ۱۷۹۶ برس ہوتے ہیں اس عرصہ میں ہر ۱۱۲ برس کے بعد تواریخ میں ایک زلزلہ کا بیان پایا جاتا ہے - یعنی اتنے برسوں میں سولہ زلزلے آئے - سنہ ۹۶ء سے سنہ ۱۸۵۰ء تک ۲۰۸ بھونچال آئے یعنی ۱۷۵۴ برس میں ہر آٹھ برس کے بعد ایک زلزلہ آیا - سنہ ۱۸۵۰ء سے سنہ ۱۸۶۵ء تک پندرہ برس ہوتے ہیں - اس پندرہ برس کے عرصہ میں پندرہ بھونچال آئے یعنی ہر سال ایک زلزلہ آیا - سنہ ۱۸۶۵ء سے سنہ ۱۸۶۸ء تک تین سال ہوئے جس میں پندرہ زلزلے آئے یعنی ہر سال پانچ بھونچال - لیکن سنہ ۱۹۰۷ء میں تمام دنیا میں

۵۰۰۰ سے زیادہ زلزلے آئے - جو سرکاری فہرست میں درج کئے گئے - ۱۸۶۸ء میں ایک لاکھ آدمی بھونچال سے ہلاک ہوئے - لسبن کے زلزلہ میں ۹۰۰۰۰ آدمی مرے - ۱۹۰۸ء میں سسلیا کے بھونچال سے دو لاکھ آدمی ہلاک ہوئے -

سمندر اور اس کی لہروں کا شور

جناب مسیح نے فرمایا کہ "وہ سمندر اور اس کی لہروں کے شور سے گھبرا جائیں گے" اس موقع پر مشہور مشہور آندھیوں کے ذکر اور سیلاب کے دو چار بیان کافی ہوں گے - ٹالمیج صاحب کا بیان ہے کہ "دریائے گنگا کے دہانے کے قریب تین ٹاپو ہیں - اکتوبر ۱۸۷۵ء میں آدھی رات کے وقت تینوں ٹاپوؤں کے باشندے پانی پانی کہہ کر چلا اُٹھے - اور سمندر کی ندی اور لہروں نے اُٹھ کر اُن تینوں جزیروں کو سمندر کے پانی سے بھر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۳۴۰۰۰ باشندوں میں سے ۲۱۵۰۰۰ آدمی ڈوب گئے - صرف وہی لوگ بچے جو او بچے اونچے درختوں پر چڑھ گئے تھے " ٹالمیج صاحب کہتے ہیں کیا آپ نے کبھی لہروں کا سیلاب دیکھا ہے - خدا نہ کرے کہ کبھی آپ ایسا نظارہ دیکھیں "

نیویارک ٹریبون جو ایک مشہور و معروف اخبار ہے اس کے اڈیٹر کا یہ بیان ہے کہ "سمندر کی موجوں سے جو سیلاب آیا کرتے ہیں - اُن کی بابت جہاں تک ہم نے پڑھا ہے سب سے زیادہ مشہور وہ سیلاب تھا - جو کہ ۱۸۶۷ء میں سینٹ ٹامس اور اس کے آس پاس کے جزائر میں آیا تھا - اس کی لہر ۳۰ ہاتھ سے بھی زیادہ اُونچی تھی - جن لوگوں نے ایسی لہروں کو دیکھا ہے - ان کا بیان ہے کہ ایسے موقع پر سمندر کا شور نہایت ہی خوفناک اور مہیب ہوتا ہے " ۱۸۶۸ء میں پیرو اور بولیویا میں ایک لہروں کا سیلاب آیا جس سے ۶۰۰۰۰ جانیں تلف ہوئیں اور چھ کروڑ روپیہ کا مال و اسباب برباد ہوا ابھی چند سال ہوئے کہ امریکہ کا ایک بہت بڑا شہر جس کا نام گالوسٹن تھا ایک دہشت ناک بحری سیلاب سے غارت ہو گیا چونکہ اس کو بہت زمانہ نہیں گذرا ہے اسلئے یہ واقعہ بہتوں کو یاد ہو گا - اس سیلاب عظیم سے ہزار ہا انسان ہلاک ہوئے اور کروڑ ہا روپیہ کا نقصان ہوا - ایسی آفتوں پر غور و خوض کر کے کون کہہ سکتا ہے کہ مسیح کی باتیں (یعنی پیشینگوئیاں) پوری نہیں ہوتی ہیں -

فصل برباد کرنیوالے کیڑے مکوڑے

جناب مسیح کی دوسری آمد سے کچھ قبل جو حال اس عالم کا ہو گا - یہ کیفیت حضرت یوایل علیہ السلام کے صحیفہ میں یوں درج ہے کہ "افسوس اس دن کے باعث کیونکہ خدا کا دن نزدیک ہے اور جیسا قادر مطلق کی طرف سے بڑی ہلاکت ہو گی - سو اس کی مانند وہ آتا ہے .. .. اے بوڑھو یہ سُنو - اور زمین کے سارے رہنے والو کان دھرو - کیا ایسا کچھ تمہارے ایام میں یا تمہارے باپ دادوں کے ایام میں کبھی ہوا تھا - جو کچھ چابنے والی ٹڈی سے بچا اسے غولی ٹڈی نے کھایا ہے اور جو کچھ غولی ٹڈی سے بچا اُسے چاٹنے والی ٹڈی نے کھایا اور جو کچھ چاٹنے والی ٹڈی سے بچا اُسے نگلنے والی ٹڈی نے کھایا - اِس لئے کہ ایک گروہ میری سرزمین پر چڑھ آئی - وے زور آور اور بے شمار ہیں اور ان کے دانت شیر ببر کے دانت ہیں اور ان کی ڈاڑھیں شیرنی کی سی ہیں - اُنھوں نے میرے تاک کو اجاڑ ڈالا ہے اور میرے انجیر کے درخت کو توڑ ڈالا ہے - اُنھوں نے اسے بالکل چھیل چھال کے ڈال دیا - اس کی ڈالیاں سفید کر دیں - کھیت اجاڑ ہو گئے - زمین روتی ہے کہ غلہ خراب ہو گیا اے کھیتی کرنے والو تم خجالت اُٹھاؤ - اے تاکستان کے باغبانوں چلاؤ - گیہوں اور جو کے سبب سے تاک خشک ہو گیا - انجیر کے درخت مُرجھا گئے - انار اور خرما اور سیب کے درخت ہاں میدان کے سارے درخت مُرجھا گئے - ہاں بنی آدم کے درمیان سے خوشی بھی مُرجھا گئی " یوایل نبی باب ۱ - اس میں کچھ شک نہیں کہ مذکورہ بالا پیشگوئی آج کل اکثر پوری ہوا کرتی ہے - ابھی تھوڑا عرصہ ہوا - کہ سٹین ٹفک امریکن - اخبار میں "کیڑے مکوڑوں کے ساتھ کاشتکاروں کی لڑائی کے عنوان" کا ایک مضمون درج کیا گیا تھا - جس میں یوں لکھا تھا کہ قریب قریب پچاس برس سے کاشتکاروں کی مدد کرنے کی بہت سے عالم اشخاص کوشش کر رہے ہیں ہر سال موسم بہار سے خزان تک کیڑے مکوڑوں کے ساتھ لڑائی ہوتی رہتی ہے - پھر بھی جب تک فصل کاٹ کر گھر میں نہ رکھ دی جائے کاشتکار ٹھیک نہیں کہہ سکتا کہ فصل برباد ہو جائیگی یا نہیں -

باوجود علماء اور حکماء کی بے حد کوشش کے کبھی کبھی تو ہلاک کرنے والے کیڑے مکوڑے اس کثرت سے پیدا ہو جاتے ہیں کہ فصل کو بے حد نقصان ہوتا ہے ایک سال ایک قسم کا کیڑا آلو کی فصل برباد کر دیتا ہے تو دوسرے سال دوسری طرح کا گیہوں کو خراب کر ڈالتا ہے اور تیسرے برس کسی اور قسم کا کیڑا کچھ اور نقصان کر جاتا ہے اور یوں ہی ہر سال امریکہ میں کسی نہ کسی جگہ فصل کا نقصان ہوتا ہی رہتا ہے - گرمی میں کیڑے مکوڑوں کے جھنڈ کے جھنڈ کھیتوں میں آتے رہتے ہیں اور اس قدر ترقی کرتے ہیں کہ ایک ہی موسم میں ایک کیڑے سے پچاس لاکھ یا اس سے بھی زیادہ کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں *

جبکہ کیڑوں کی یہ کثرت ہے تو واقعی آدمی کو ان کو دفع کرنے کے لئے بے حد تدابیر سوچنا اور کرنا پڑتی ہیں اور سچ مچ انسان اور کیڑوں میں ایک جنگ عظیم رہتی ہے - ایسی حالت میں انسان اپنے اس کثیر التعداد غنیم کی طرف سے کیسے مطمئن رہ سکتا ہے - اور جب یہ حالت پیدا ہو گئی کہ اطمینان جاتا رہا اور غنیم کی تعداد نے ترقی پر ترقی کی تو حضرت یوایل علیہ السلام کے صحیفہ کی وہ عبارت کہ "بنی آدم کے درمیان سے خوشی مرجھا گئی - بالکل درست و راست ثابت ہوتی ہے

جگہ جگہ کال اور مری

اس دنیا کے پُرانے ہو جانے کا ایک صاف اور صریح ثبوت یہ ہے کہ بہت سے مقامات میں آجکل فصل بالکل نہیں ہوتی اور جہاں کہیں زراعت نظر آتی ہے - تو اس شد و مد اور کثرت سے نہیں - جیسے اگلے زمانہ میں ہوتی تھی -

معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کی یہ پیشگوئی کہ جگہ جگہ کال

اور مری پڑے گی پوری ہو گئی۔ اگر ہم تواریخ اُٹھا کر دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ سنہ۱۷۶۹ء سے اب تک ۳۵۰ کال سخت پڑ چکے ہیں جن میں سے ۴۰ یا کچھ زیادہ ہندوستان میں پڑے۔ سنہ۱۸۹۷ء اور سنہ۱۹۰۰ء کے قحط میں ہزارہا انسان اس ملک میں بھوک سے مر گئے اور قریب قریب ہر سال کہیں نہ کہیں ہندوستان میں قحط موجود رہتا ہے لیکن ان آخری دنوں میں ساری قوموں میں بڑی جنگ ہو گی اور ایام جنگ میں جو سخت کال پڑے گا اس کے مقابلہ میں یہ سب قحط ہیچ ہیں

آج کل جو بے حد موتیں طرح طرح کی بیماریوں اور وباؤں سے ہو رہی ہیں۔ ان کی نسبت کچھ زیادہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہر ایک کو یہ معلوم ہے کہ یہ زمانہ بیماری ہی کا زمانہ ہے چاروں طرف ہیضہ۔ چیچک۔ بخار اور طاعون موجود ہیں جن سے ہر سال لاکھوں جانیں تلف ہوتی ہیں اور یہ ایک خاص نشان ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح کی دوسری آمد بالکل ہی نزدیک ہے۔

"خداوند اپنے وعدے میں دیر نہیں کرتا جیسی دیر بعض لوگ سمجھتے ہیں بلکہ تمہارے بارے میں تحمل کرتا ہے۔ اِس لئے کہ کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا ہے بلکہ یہ چاہتا ہے۔ کہ سب کی توبہ تک نوبت پہونچے۔ لیکن خداوند کا دن چور کی طرح آ جائے گا۔ اُس دن آسمان بڑے شور و غل کے ساتھ برباد ہو جائیں گے اور عناصر حرارت کی شدت سے پگھل جائینگے اور زمین اور اُس پر کے کام جل جائیں گے۔ لیکن اس وعدے کے موافق ہم اس نئے آسمان اور نئی زمین کا انتظار کرتے ہیں۔ جن میں راستبازی بسی رہے گی۔" ۲ پطرس باب ۳ - آیت ۹ سے ۱۲ تک ؛

اطلاع

۱۰ - جولائی کو اخبار شائع نہیں ہو سکیگا۔ اور اگلا اخبار ۱۷ - جولائی کو شائع ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ؛

پیر جماعت علی شاہ صاحب؟

معزز ہمعصر ملت جو کسی پنجابی پیر صاحب کے متعلق نکلا ہے۔ اس پر اڈیٹر صاحب اہلحدیث لکھتے ہیں کہ سیاق کلام سے ہر ایک واقف حال کو خیال گذریگا کہ یہ مضمون حافظ جماعت علی شاہ علی پوری کی طرف اشارہ ہے۔ وہ مضمون یہ ہے :-

ہم کو ایک پنجابی پیر سے دو دفعہ ملنے کا اتفاق ہوا ہے۔ یہ شخص معمولی خواندہ ہے۔ جب اس نے اورینٹل کالج کا کوئی ایک ابتدائی امتحان پاس کیا تو اسلامیہ سکول میں پندرہ بیس روپے کی مدرسی کے لئے درخواست دی مگر وہ نامنظور ہوئی۔ پھر آپ کو پیر بننے کی سوجھی۔ اور آج وہ لہر بہر ہے۔ کہ جن اشخاص کو ان کے حلقہ میں جانے کا اتفاق ہوا ہے۔ وہ ان کے عالی شان محلات اور ایوان کی تعریفیں منٹوں تک کرتے رہتے ہیں یہ پیر صاحب ایسے چالاک واقع ہوئے ہیں کہ کئی قومی فنڈوں میں لاکھوں روپے دلانے کے وعدے کرتے ہیں۔ مُریدوں سے لے کر چٹ کر جاتے ہیں۔ اور جب کوئی پوچھتا ہے کہ آپ نے تو لاکھوں کا وعدہ کیا تھا تو جواب دیتے ہیں کہ جتنا روپیہ مسلمانوں نے دیا ہے۔ محض میرے ایما سے دیا ہے۔ ورنہ اسلامیہ کالج یا علیگڈہ کالج کو جانتا ہی کون ہے؟ یہ پیر صاحب پیر و جوان کو اپنے حلقہ میں شامل کر لیتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحبان بھی ان کے سامنے زانوئے ادب طے کر کے بیٹھتے ہیں۔ پیر صاحب بھی ان سے خوب دوستی کا اظہار کرتے ہیں تاکہ یہ اخبار والے ان کی تعریف کریں اور زیادہ لوگ ان کے دام میں پھنسیں اور اخبار والے اس امر پر اظہار عقیدت کرتے ہیں کہ پیر صاحب کے بے شمار مُریدوں میں اخبار کی اشاعت ہو مگر یہ اڈیٹر بیچارے جو دنیا جہان کی راہنمائی کا دم بھرتے ہیں۔ ذاتی اغراض کی خاطر پیر صاحب کے دربار میں بھیگی بلی بن کر بیٹھ جاتے ہیں مگر ان کو ڈپلومیسی کا سبق پیر صاحب سے سیکھنا چاہیئے۔ کہ اپنی تعریفیں تو کرا لیتے ہیں مگر اخباروں کو دھتا بتا دیتے ہیں بلکہ مفت میں ٹرکا دیتے ہیں اور جب ایڈیٹر صاحب آتے ہیں تو جھٹ سے خلوتخانے میں جا گدی جماتے ہیں تاکہ اڈیٹر صاحب سے حاضر الوقت مرید روشناس نہ ہو سکیں۔ پیر صاحب جانتے ہیں کہ اگر یہ اخبار کبھی اُلٹے ہو گئے تو ان سب مریدوں سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ جو میری سفارش سے ان کے خریدار بنیں گے۔ پس وہ اپنی تعریفیں کرانے کا سامان پیدا کر لیتے ہیں اور شاباش ہے ان اخباروں پر کہ وہ قومی اصلاح کے بھیس میں بھولے مسلمانوں کی پیر صاحب کی تعریفیں کر کے پیر صاحب سے ان کی خوب حجامت کرا دیتے ہیں۔ دو دفعہ ہم بھی ایک اڈیٹر صاحب کے ایما سے ان پیر صاحب کی خدمت میں باریاب ہوئے دونوں دفعہ ان کو ایک حجرہ میں عورتوں کے ساتھ بند پایا۔ اور ان عورتوں میں جوان اور زر و زیور سے آراستہ ہی زیادہ نظر آئیں۔ دونوں دفعہ ہمیں پیر صاحب کے ساتھ گاڑی میں سیر کرنے کا موقعہ ملا۔ اور ہر دو موقعوں پر خود ستائی۔ خود نمائی۔ عیب جوئی۔ تکبر و نخوت کے سوائے ہم نے ان میں کوئی خوبی کوئی وصف نہیں پایا سوائے اس کے کہ منہ سے باتیں کرتے جاتے ہیں آنکھ ترچھی کر کے لوگوں کو تاڑتے جاتے ہیں۔ اور ساتھ ہی تسبیح کے دانے بھی ہاتھ سے مڑوڑے جاتے ہیں۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ ان پیروں کی اصلی مشن کیا ہے۔ آیا صرف روزی حاصل کرنا یا مسلمانوں کو غار تباہی میں گرانا یا یہ کہ اون کو اُٹھانے کی کوشش کرنا۔ مگر یہ مصدقہ امر ہے کہ بہت سے اقسام کے پیر صاحبان اسلامی دنیا میں موجود ہیں۔ اور تاریخ بتاتی ہے کہ مسلمانوں کی تباہی زیادہ تر ایسے پیروں کی بدولت برپا ہوئی ہے۔ جو منافق ہیں۔ (۲۳ - مئی)

خط و کتابت -

کرتے وقت براہِ مہربانی اپنی خط کے نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ کیونکہ بغیر نمبر کے نام کی تلاش میں بڑی دقت ہوتی ہے ورنہ بخلاف صورت عدم تعمیل کی شکایت معاف ؛

مینجر بدر

الشعر

گجرات کے ایک معزز معقول تعلیم یافتہ اور آزاد منش شخص سے حضرت اقدس مرزا صاحب کے متعلق تین چار اعتراضات بغرض جواب پیش کئے - جن میں سے ایک یہ تھا کہ "مرزا صاحب شاعر تھے اور قرآن شریف کی رُو سے ایک شاعر نبی نہیں ہو سکتا" اس اعتراض کا جواب حسب ذیل دیا جاتا ہے - باقی اعتراضات کا جواب بشرط گنجایش و فرصت پھر دیا جائے گا ؛

قرآن شریف کی موزون منظوم اور مقفّٰے عبارتوں کو دیکھ کر مخالفین عرب جو شعر گوئی میں کمال تام رکھتے تھے - جناب رسالت مآب کو یہ الزام دیا کرتے تھے - کہ آپ شاعر تھے - اور چونکہ اون کے تصور میں یہ بھی تھا کہ شاعر راہ کی بات نہیں بتایا کرتے - اور اپنے تخیلات کے کرشمے دکھایا کرتے ہیں اس لئے وہ آپ کو شاعر مجنون کہا کرتے تھے - گویا مخالفین کا الزام آپ پر یہ تھا - کہ آپ اپنے تخیلات کے پیرو تھے - اور آپ کی تعلیم حقیقت اور راستی اور واقعیت سے بہت بعید تھی - اور جس طرح ایک شاعر کسی غرض اور غایت کو مدنظر نہیں رکھتا - اور واقعات نفس الامری کا پابند نہیں ہوتا - اور مجنونوں کی طرح محض جذبات اور خیالات کا اظہار اس کا مقصد ہوتا ہے اسی طرح ان کے زعم میں معاذ اللہ آپ بھی اپنے نفسانی جذبات اور خیالات کے تابع تھے - اور آپ کا مقصد صرف اظہار جذبات و خیالات پر جا کر ختم ہو گیا تھا - یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جوں جوں انسان منازل ہستی کو طے کرتا ہے - اس کے خیالات اور جذبات میں تغیر عظیم واقع ہوتا ہے - جوانی کے عالم کے جذبات اور خیالات ایام پیری کے خیالات اور جذبات سے مختلف اور متفاوت ہوتے ہیں - جو لوگ شعراء کے مختلف زمانوں کے اشعار کو بنظر تعمق دیکھتے ہیں - وہ بخوبی جانتے ہیں کہ گردش ایام کا کس قدر اثر شاعروں کے جذبات اور خیالات پر پڑتا - اور ان کے کلام کو مختلف رنگوں سے رنگین کرتا رہتا ہے - اسی بنا پر مخالفین عرب نے جو شاعروں کے حالات سے خوب واقف تھے - بطور پیشگوئی کے آپ کی نسبت کہا - شاعر نتربص بہ ریب المنون - یعنے یہ شاعر ہے - اور بطور قاعدہ کلیہ کے اس کے خیالات اور جذبات پر رفتار زمانہ کا ضرور اثر ہو گا یعنی جو خیالات مدعی ان دنوں پیش کر کے ان پر نبوت کی بنڑی جماتا ہے - وہ کچھ عرصہ کے بعد تبدیل ہو جائیں گے - اور دنیا پر ظاہر ہو جائیگا کہ مدعی صرف نفسانی جذبات اور تخیلات کا پابند تھا اور خدا کی طرف سے نہیں تھا - لیکن مابعد کے واقعات نے ثابت کر دیا کہ آپ گردش ایام اور رفتار زمانہ کے تغیرات سے متاثر نہیں ہوئے تھے - اور آپ کی تعلیم غیر متغیر اور لازوال تھی - اور اس بات کا پتہ دیتی تھی - کہ آپ جس کلام کو پیش کرتے تھے - وہ ایک لازوال ہستی کا قول تھا - جس کو خدا کہتے ہیں - کچھ شعراء پر ہی منحصر نہیں ہے - تمام انسان جہاں تک اون کے ارضی وجود کا تعلق ہے - تغیرات زمانہ کے ماتحت حرکت کرتے ہیں اور حوادث ایام سے ان کے خیالات جذبات اور ارادہ میں تغیر اور انقلاب پیدا ہوتا رہتا ہے - اسی حقیقت کی طرف انسان کو متوجہ کر کے خدا نے قرآن کے منجانب اللہ ہونے کی یہ دلیل پیش کی ہے :-

لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ
اختلافاً کثیراً

یعنے اگر قرآن شریف خدا کا کلام نہ ہوتا - تو اس میں بہت اختلاف پایا -

مخالفین عرب کے تصور میں جو شاعر تھے اور جن کے زمرہ میں وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو داخل کیا کرتے تھے - ان کی تعریف بدیں الفاظ قرآن شریف نے کی ہے :-

والشعراء یتبعہم الغاون ۝ الم تر انہم فی کل واد یہیمون ۝ وانہم یقولون ما لا یفعلون -

یعنی (۱) جو ان کے پیچھے لگیں وہ گمراہ ہو جاتے ہیں اور صراط مستقیم نہیں پا سکتے (۲) وہ ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہیں یعنے ان کے خیالات اور جذبات کی لہر کبھی کسی طرف جاتی ہے - کبھی کسی طرف - وہ ایک حالت پر قائم نہیں رہ سکتے - اور ان کا مدعا اور مقصد کوئی نہیں ہوتا (۳) جو کچھ کہتے ہیں وہ کرتے نہیں -

یہ تینوں باتیں حضور میں نہیں پائی جاتی تھیں (۱) آپ کی تعلیم پر عمل کر کے ہزاروں خدا کے مقرب اور برگزیدہ ہوئے - آپ کے متبعین پر روحانی اور جسمانی دونوں قسم کی برکات کا نزول ہوا - اور دنیا میں جس نے ترقی کی - آپ کی تعلیم کے مطابق کی (۲) آپ نے شروع سے جو تعلیم دی - اس پر آپ تا دم واپسین قائم رہے - بڑی بڑی مخالفتیں ہوئیں - سخت سے سخت تکالیف اور مصائب کا آپ کو سامنا کرنا پڑا مگر آپ نے اپنے مدعا اور مقصد سے منہ نہ موڑا آپ کا مدعا اور مقصد کیا تھا - شرک کا دنیا سے مٹانا اور توحید کا قائم کرنا (۳) آپ اعلےٰ اخلاق کے مالک تھے - خود پاک اور مطہر تھے - اور آپ کی قوت قدسیہ سے ناپاک بھی پاک ہو جایا کرتے تھے -

اسلئے آپ اس زمرہ میں شمار نہیں ہو سکتے تھے - جس میں آپ کے مخالف آپ کو شامل کرتے تھے - جس شاعر میں تین عیوب پائے جاتے ہوں - جو اوپر بتائے گئے ہیں - وہ قرآن شریف کی رو سے ان شاعروں میں شمار ہو گا - جن کی مذمت کی گئی ہے - موزون یا منظوم کلام کی مذمت قرآن نہیں کرتا (خود قرآن اکثر جگہوں میں موزون منظوم اور مقفّٰے کلام پر مشتمل ہے) اور ایسے شاعروں کو صاف الفاظ میں مستثنےٰ کرتا ہے جن میں تین مندرجہ بالا عیوب نہ پائے جاتے ہوں بلکہ وہ مؤمن ہوں اور اعمال صالحہ بجا لاتے ہوں - خدا کو بہت یاد کرتے ہوں - اور جب ان پر کوئی ظلم کرے - تو انتقام لے لیتے ہوں -

الا الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات وذکروا اللہ کثیراً وانتصروا من بعد ما ظلموا -

قرآن کے نزول کے وقت شعر و شاعری کا بڑا چرچا تھا - اور مختلف طریق پر شعر کہا جاتا تھا - خصوصاً مشہر مکہ جس سے نبوت اور ہدایت کا چشمہ جاری ہوا شعراء باکمال کا مرکز بنا ہوا تھا - سبعہ معلقہ یعنی سات قصیدے جو اس وقت کے جادو بیان شعراء کا کلام تھا - اور جو کعبہ پر لٹکائے ہوئے تھے - اب تک موجود ہیں اور یونیورسٹیوں کے کورسوں میں داخل ہیں ایسے شہر کے رہنے والوں کی نسبت یہ خیال نہیں کیا سکتا کہ وہ منظوم اور سادہ کلام میں فرق نہیں کر سکتے تھے آخر ان کے پاس کوئی وجہ تھی - کہ وہ قرآن کو شعر کہتے تھے - وہ ان سورتوں کو سنا کرتے تھے - جو موزون منظوم اور مقفّٰے عبارتوں پر مشتمل ہیں - اس لئے وہ ایسے مقامات کو شعر سے تعبیر کیا کرتے تھے

قرآن اس بات کی نفی نہیں کرتا۔ کہ وہ منظوم موزون یا مقفیٰ اسورتوں پر مشتمل ہے لیکن اس بات کی ضرور نفی کرتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام شاعر تھے فاعل اپنے ارادہ سے کوئی فعل کرتا ہے۔ اور جب وہ کوئی فعل اپنے ارادہ سے کرتا ہے تو اس کو فاعل کہا جاتا ہے۔

کسی شخص کو ہم شاعر اسوقت کہیں گے۔ جب کہ وہ بالارادہ شعر کہتا ہو۔ اور اگر وہ اپنے ارادے سے شعر نہیں کہتا بلکہ بے اختیار بطور وحی یا الہام کے اس پر ایک منظوم کلام نازل ہوتا ہے۔ تو ہم اس کو شاعر نہیں کہتے لہذا اگر کسی فرد پر بطور الہام کے شعر یا منظوم کلام نازل ہو۔ تو ہم اس کلام کو تو شعر کہہ سکتے ہیں لیکن اس شخص کو شاعر نہیں کہہ سکتے۔ جس پر اس کا نزول ہوا۔ ہاں اس منظوم کلام یا شعر کی نسبت خدا کی طرف ہو سکتی ہے۔ خدا قرآن شریف میں اس بات کی نفی نہیں کرتا۔ کہ وہ منظوم کلام کو نازل کرتا ہے۔ لیکن خدا کا منظوم کلام عیوب سے پاک اور مطہر ہوتا ہے۔ اور اس میں کسی قسم کا گند یا کذب یا بطلان نہیں ہوتا۔ کیونکہ خدا ہر عیب سے پاک اور قدوس ہے۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے :۔

"انہ لقول رسول کریم وما ھو بقول شاعر"

یعنے یہ قرآن شریف جو یہ مدعی نبوت پیش کرتا ہے۔ بحیثیت رسول کے پیش کرتا ہے۔ اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہتا۔ وہی کہتا ہے جو اس کو خدا کی طرف سے بطور پیغام کے کہا جاتا ہے۔ اس کی شخصیت صرف ایک ایلچی کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ قرآن شریف شاعر کا قول نہیں ہے یعنے ایسے شخص کا قول نہیں ہے جو اپنے ارادہ سے کلام کو منظوم کرتا ہے۔

رسول اسم مفعول کے معنے دیتا ہے۔ رسول کی اپنی ذات سے قول کا فعل سرزد نہیں ہوتا۔ بلکہ اُسپر قول کا فعل واقع ہوتا ہے۔ اور کہنے والا اور کوئی ہوتا ہے۔ لیکن شاعر اسم فاعل ہے۔ شاعر کی اپنی ذات سے شعر کا فعل وقوع میں آتا ہے۔ اور وہ ایک بیرونی طاقت کے تصرف کے بغیر اپنے ارادہ سے شعر کا فعل ظہور میں لاتا ہے۔ اور اس کے فعل کو جبکہ وہ اپنے ارادہ سے اس کو صحفۂ ظہور میں لاتا ہو۔ خدا کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ اس واسطے خدا نے فرمایا۔ کہ یہ قرآن شاعر کا کلام نہیں ہے جو اپنے ارادہ سے شعر کے فعل کو ظہور میں لاتا ہے بلکہ خدا کا کلام ہے۔ جو رسول کے واسطے سے وقوع میں آیا۔ جس کی اپنی شخصیت اس کی فاعل نہیں ہے۔ بانسری سے آواز نکلتی ہے۔ لیکن وہ آواز بانسری کی نہیں ہوتی۔ اس آواز کے پیدا کرنے والی ایک اور طاقت ہوتی ہے۔ جو بانسری پر تصرف کرتی۔ اور اس پر آواز کے فعل کو نافذ کرتی ہے۔ آیۃ "وماعلمناہ الشعر وما ینبغی لہٗ ان ھو الا ذکر و قرآن مبین۔" میں خدا الشعر کی جو مخالفین عرب کے تصور میں تھا۔ نفی کرتا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ ہمنے اس نبی کو شعر نہیں سکھلایا۔ جو مذموم ہے اور نہ ہی اس کے لئے سزاوار ہے یہ تو نصیحت اور روشن قرآن ہے۔ اب صاف ظاہر ہے کہ شعر جس کی نسبت مخالف جناب رسالت مآب کی طرف کرتے تھے وہ خیالات اور جذبات کی بلند پروازی تک محدود تھا۔ اور اس میں پند و نصائح نہیں ہوتے تھے۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا۔ تو خدا کی تردید یہ کہہ کر نہ کرتا کہ یہ شعر نہیں ہے بلکہ نصیحت ہے۔ جس سے صاف پایا جاتا ہے کہ نصیحت اور وعظ ان دنوں شعر کے لوازمات سے نہیں تھا۔ اگر ان دنوں شعراء کے شعر میں پند و نصائح بھی ہوا کرتے۔ تو مخالفین کے اعتراض کا یہ جواب نہیں ہو سکتا تھا کہ تم تو نبی کو شاعر کہتے ہو مگر یہ تو ایک روشن کتاب پیش کرتا ہے۔ جس میں سراپا نصیحت ہے پس اگر اشعار نصائح اور معارف حقہ پر مشتمل ہوں تو وہ الشعر کی ذیل میں نہیں آتے جو مخالفین عرب کے ذہن میں تھا اور جس کی نفی کرنی مطلوب تھی۔

وماعلمناہ الشعر کے یہ معنے ہیں کہ یہ نبی اپنے ارادہ سے شاعری ملکہ کی مدد سے شعر نہیں کہتا خدا فرماتا ہے۔ کہ میں نے اس کو شعر کرنا نہیں سکھلایا کہ یہ اس سکھلانے کے مطابق اپنے ارادہ سے شعر بناتا ہو۔ خدا یہ نہیں فرماتا کہ بطور الہام کے اس پر کوئی منظوم یا موزون کلام یا مصرعہ یا شعر نازل نہیں ہوا۔ بلکہ یہ فرماتا ہے کہ یہ بالارادہ فن شاعری سے کام لے کر الشعر نہیں کہتا۔ جو مذموم ہے۔ اور جس میں تین مندرجہ بالا عیوب پائے جاتے ہیں ایسی شعر گوئی واقعی نبی کی شان سے بعید ہوتی ہے۔

شاید اس جگہ کسی شخص کے دل میں یہ شبہ وارد ہو۔ کہ چونکہ خدا نے "وعلمنا" فرمایا ہے۔ اور تعلیم شعر کو اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ اس لئے اس سے یہی مراد ہو سکتی ہے۔ کہ خدا نے بطور الہام کے حضور علیہ السلام پر شعر نازل نہیں فرمایا۔ اس شبہ کے ازالہ کے لئے آیۂ "ولا یأب کاتب ان یکتب کما علمہ اللّٰہ۔" قابل غور ہے۔ اس آیۃ میں ہر کاتب کی کتابت کی تعلیم کو خدا اپنی طرف منسوب کرتا ہے بظاہر اسباب انسان ایک عرصہ تک فن تحریر کے سیکھنے میں اپنے قوےٰ کو استعمال کرتا ہے۔ اور بعد ازاں ایک ملکہ بطور نتیجہ کے پیدا ہو جاتا ہے۔ جس سے وہ بآسانی لکھنے لگ جاتا ہے۔ لیکن چونکہ انسانی افعال کا نتیجہ خدا کیطرف سے مترتب ہوتا ہے۔ اس لئے خدا فرماتا ہے۔ کہ میں فن تحریر سکھاتا ہوں۔ لہذا اگر کسی شخص کی نسبت خدا یہ فرمائے کہ میں نے اس کو شعر سکھایا۔ تو اس کے یہ معنے ہونگے۔ کہ اُس نے ایک عرصہ تک اپنے قوےٰ کا استعمال کیا۔ اور کلام کے موزون اور منظوم کرنے پر وقت صرف کیا۔ تو میں نے اس کو فن شعر سکھا دیا۔ اور پھر وہ شعر کہنے لگ گیا۔ اس واسطے اگر خدا نے جناب رسالت مآب کی نسبت یہ فرمایا۔ کہ میں نے اس کو شعر نہیں سکھایا۔ تو اس کے یہ معنے ہونگے۔ کہ آپ نے فن شعر کے سیکھنے میں جو ان دنوں متعارف تھا (جس میں تین مذکورہ بالا عیوب پائے جاتے ہیں) اپنی توجہ عالیہ کو مبذول نہیں فرمایا۔ اور نہ ان کی شان کے یہ لائق تھا۔ کہ وہ اس بارے میں کوشش فرماتے۔ جس پر فن شعر گوئی کا نتیجہ من جانب اللہ مترتب ہوتا پس آیہ زیر بحث میں خدا نے یہ نہیں فرمایا کہ میں نے اس نبی پر کلام موزون یا منظوم نازل نہیں کیا یا اسپر موزون یا منظوم کلام کا نازل کرنا اس کی شان کے خلاف ہے۔ علاوہ ازیں خدا حضور علیہ السلام کے متعلق شعر گوئی کے سزاوار نہ ہونے کی تخصیص کرتا ہے اور ایک عام حکم نہیں لگاتا۔ کہ کسی نبی کے لئے بھی شعر کہنا مناسب نہیں ہے۔ چاہے وہ کسی قسم کا شعر ہو۔ جس کی اجازت دیگئی ہے۔

شاعر اصطلاح میں وہ شخص کہلاتا ہے۔ جو فن شعر

میں اپنی تمام توجہ خرچ کر دیتا۔ اور اس فن کو اپنا شعار بنا کر ہمیشہ شعر کہتا ہو۔ وہ شخص شاعر نہیں کہلاتا۔ جو کبھی کبھار شعر کہتا۔ اور کلام منظوم مرتب کرتا ہو۔ درزی وہ شخص کہلاتا ہے۔ جو ہمیشہ کپڑے سیتا۔ اور خیاطی کو اپنا پیشہ بنا کر روزی کماتا ہو۔ اور بھی بہت لوگ کپڑے سینا جانتے ہیں۔ لیکن وہ اوس پر اپنی ساری توجہ کو صرف نہیں کرتے۔ اور اس کو اپنا پیشہ نہیں بناتے۔ اس واسطے انپر لفظ درزی کا اطلاق نہیں ہوتا۔ تھوڑا بہت قانون بہت لوگ جانتے ہیں۔ لیکن وکیل وہی ہوتے ہیں۔ جو خاص طور پر قانونی کتابوں کو یاد کرکے امتحان وکالت پاس کرتے ہیں اور پھر پیشہ وکالت کو اپنا ذریعہ معاش بناتے ہوں۔ قرآن بھی انسانی محاورہ کے مطابق نازل ہوا ہے۔ اس واسطے جہاں وہ لفظ شاعر کا استعمال کرتا ہے۔ وہاں ایک ایسے شخص سے مراد ہوتی ہے۔ جو شعر گوئی پر اپنی تمام توجہ خرچ کرکے اس کو اپنا مشغلہ زندگی بناتا ہے۔ لہذا اگر قرآن یہ فرماتا ہے۔ کہ نبی کی یہ شان نہیں ہے۔ کہ وہ شاعر ہو۔ تو اس سے مراد یہ ہے۔ کہ نبی کو سزاوار نہیں ہے کہ وہ شعر و شاعری پر اپنے گرانمایہ اوقات کو خرچ کردے۔ اور اس کو اپنا مشغلہ بنالے۔ اور پند و نصائح اور اصلاح خلق کی طرف توجہ نہ کرے۔

اگر ایک شخص اپنی عمر کا بیش بہا حصہ اصلاح خلق اللہ اور اعلائے کلمۃ اللہ اور دعوت الی الحق میں صرف کردے۔ دلائل قاطعہ اور براہین نیرہ کے ساتھ اپنے مقدس مشن کے پورا کرنے کی سعی کرتا رہے۔ خود اسوہ حسنہ دکھا کر ایک پاک جماعت قائم کردے۔ اس کی اسّی کے قریب تصانیف نثر میں ہوں۔ اور کہیں کہیں نظم بھی ہو۔ تو اس میں پند و نصائح اور معارف کا ایک دریا بہتا نظر آئے اس کے ملفوظات پاک اور اعلےٰ کی روحانی اور اخلاقی تعلیم پر مشتمل ہوں۔ الٰہی کتاب کی حمایت اور اظہار حق میں بلاخوف لومت لائم جان توڑ کوشش کرتا رہے شروع سے لے کر اخیر تک ایک ہی اصول پر قائم رہے۔ جس کام کو شروع کرے اس میں کامیاب ہوکر جائے۔ تو کیا ہم ایسے شخص کو ان شعراء کے زمرہ میں داخل کرینگے۔ جن کی قرآن مذمت کرتا ہے۔ یا ہم اس کو اصلی معنوں میں ایک شاعر کہیں گے اگر نہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ ہم حضرت اقدس مرزا صاحب علیہ الصلوۃ والسلام کی نسبت ایسا تصور کریں۔

شعر کہنا ایک فطری قابلیت ہے۔ جو ہر ملک اور مذہب کے لوگوں میں کم و بیش پائی جاتی ہے۔ قرآن فطری قابلیتوں کو مٹانے کے لئے نہیں آیا۔ لیکن فطری قابلیت کے برے استعمال سے قرآن منع کرتا ہے۔ وید پرانی الہامی کتابوں میں سے ہیں اور سارے کے سارے منظوم ہیں۔ اور بھی کئی ایک صحف انبیاء منظوم ہیں داؤد نبی کو زبور دی گئی تھی۔ اور زبور گیت یا شعر کو کہتے ہیں۔

خاکسار احمد دین - مختار عدالت گجرات پنجاب

نوٹ:- حضور مغفور فرماتے ہیں۔

کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق
اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

نظم

بوقتِ طوف مجکو مانعِ دیدار کیوں کر ہو
وہ میرے کعبۂ مقصود کی دیوار کیوں کر ہو

نہاں ہے لن ترانی ہی تری اس شورِ ارنی میں
وگرنہ کرمِ خاکی سے یہ استکبار کیونکر ہو

لبِ جان بخشِ نور الدین کی جنبش درس قرآن میں
جو دیکھے حشر ہوتے کا اُسے انکار کیونکر ہو

میرے مذہب میں ہے کفران تیرے غیر کا تکیہ
مداوا سے ہی تسکینِ دلِ بیمار کیونکر ہو

عدو ہے درپئے تزئین میرے اعمال کا ہے
تری توفیق بن اب مجھ سے استغفار کیونکر ہو

ازل کے اس کنارے سے ابد کو اس کنارے تک
بہت سوچا کیا پورا میرا اقرار کیونکر ہو

ترے رہ میں ہوئی پیدا میری رفتار میں گرمی
فنشگر بارِ عصیاں کا میرے ستار کیونکر ہو

کلامِ پاک لا یرجع صفاتِ عجل کہتا ہے
نہ پھر اللہ سے تو طالبِ گفتار کیونکر ہو

عجوزِ مصر سے ہی سیکھ لیتی امت احمدؐ
کہ یوں کالائے بد سے گرمئی بازار کیونکر ہو

یہ ہے فرمانِ مہدی دین کو دنیا پر مقدم کر
اگر چاہے کہ طیب تم پہ یہ مردار کیونکر ہو

میرے سوءِ عمل سے اب وہ بیزار کیونکر ہو
نہ میں ہی جب ہوا اس کا میرا وہ یار کیونکر ہو

ملاحم کی گھٹا چھائی ہے اسلامی ممالک پر
بھلا اب اس سے بڑھ کر شورِ گیرو دار کیونکر ہو

ہمارے پارہ ہائے دل طپاں ریگِ تپلی پر
رواں ان آنسوؤں کی داں پہ جوئے بار کیونکر ہو

رضا رے کے روضۂ اطہر پہ گولہ بار ہوں روسی
رسا تجھ تک یہ میری آہِ آتش بار کیونکر ہو

کلیجہ شق ہے۔ دل پرزے۔ جگر کو پارے اڑتے ہیں
زبانِ لال سے اس درد کا اظہار کیونکر ہو

فلاحِ قوم ہے قرآن و سنت کے تمسک پر
اگر وہ ہو تو پھر اپنا یہ حال زار کیونکر ہو

خدارا ذرا تو لیڈرانِ قوم سمجھا دین
کلید اس قفلِ مطلب کی مگر تلوار کیونکر ہو

تداول ہے فقط ایام کا اور ذرۂ عبرت
کہ اس کندن سے دور اس کے سوا زنگار کیونکر ہو

خدا کا دین ہے یہ اور وہی اس کا محافظ ہے
تو پھر خاصی سے کوئی قوم ٹھیکہ دار کیونکر ہو

لکھا ہے جب دمِ عیسیٰ ہی کا فرما رہے جائینگے
تو پھر وہ توپ یا تلوار کی پیکار کیونکر ہو

فنا فی القوم کیا بغداد کا افسانہ بھولا ہے
نہیں۔ پر اس کو القادر پہ استظہار کیونکر ہو

اسی چنگیز کا پوتا محمدؐ مہدی الفاتح
تبالے سفسطی! وہ قوم کا سالار کیونکر ہو

ہے فائز منتظر اللہ کی قدرت نمائی کا
پرستارِ ہوا یا ن خازنِ اسرار کیونکر ہو

غلام مرتضےٰ خان تمیم - فائز نائب تحصیلدار سرود

کون صاحب حج کرانا چاہتے ہیں

مولوی فاضل سید عبد الحی صاحب عرب پچھلے سال حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب کے ساتھ حج کرکے واپس آئے تھے اور اس سال پھر حج کرنا چاہتے ہیں بشرطیکہ کوئی صاحب نیابتاً حج کرانے کے واسطے انھیں اپنے خرچ پر روانہ کریں اس مطلب کے واسطے انھوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں درخواست دی تھی اور حضور کی اجازت سے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ خرچ آمد و رفت بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے *

150

بدر ایجنسی قادیان

بدر ایجنسی قادیان کی معرفت سلسلہ احمدیہ کی ہر ایک قسم کی تصنیف و تالیف مل سکتی ہے۔ جو کتب متعلق ایجنسی نہیں ہیں وہ کسی اور دکان سے لے کر روانہ کی جاتی ہے۔ اور ایک آنہ فی روپیہ یا روپیہ سے کم کے واسطے کمیشن چارج کیا جاتا ہے۔ خرچ ڈاک پیکنگ ذمہ خریدار ہوتا ہے۔

رعایتی قیمت ایک ماہ کیواسطے تا اخیر جولائی ۱۳ء

درس قرآن شریف کا مکمل فائل۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح کے درس قرآن شریف سے تفسیری نوٹ ہیں سورۃ فاتحہ سے لے کر والناس تک اصلی قیمت صہ روپے فی نسخہ۔ رعایتی مبلغ للعہ روپے فی نسخہ۔

مجموعہ اشتہارات مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام آٹھ حصے۔ اصلی قیمت مبلغ ۶ روپے۔ رعایتی قیمت ۳ روپے۔

مبادی الصرف عربی زبان سیکھنے کے واسطے صرف عربی کے قواعد مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح۔ اصلی قیمت ۲ر رعایتی ار فی نسخہ۔

انجیل فتح بر صلیب انگریزی زبان میں جس میں یہ لکھا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر فوت نہ ہوئے تھے۔ مصر سے نکلی ہے اور امریکہ میں چھپی ہے۔ اصلی قیمت ۱ روپے رعایتی مبلغ عار۔

الحزب المقبول حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دعائیں۔ جو حضور مختلف اوقات میں پڑھا کرتے تھے۔ صحیح حدیث سے جمع شدہ۔ بمعہ ترجمہ اردو میں۔ بین السطور۔ اصلی قیمت ۶ر رعایتی ۵ر

عصمت انبیاء حضرت مسیح موعود کا مضمون در رد نصاریٰ۔ اصلی قیمت ار رعایتی ۲

غلامی مضمون نوشتہ حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ اصلی قیمت ۵ر رعایتی ۳ر

مجموعہ فتاوے احمدیہ ہر سہ حصہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت خلیفۃ المسیح کے فرمائے ہوئے مسائل فقہ۔ اصلی قیمت عہ ار رعایتی ایک روپیہ (عہ ر)

خطبات نور حضرت خلیفۃ المسیح کے خطبات جمعہ و عیدین کا مجموعہ دو حصوں میں اصلی قیمت عہ ار۔

جنتری ایک سو پچیس سال اسلامی۔ عیسائی۔ ہندی سنوں کے دن اور تاریخیں۔ ایک دوسرے کے مطابق۔ بڑی کارآمد کتاب۔ اصلی قیمت مبلغ ۱ر رعایتی صرف عہ ر

براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود کی سب سے پہلی بڑی تصنیف بمعہ سوانح حضرت صاحب موصوف۔ اصلی قیمت مبلغ صر۔ رعایتی عار

سیر پرند پنجاب و ہندوستان کے پرندوں کی تصاویر اور ان کا بیان۔ اصلی قیمت ۱ر رعایتی عہ ر

مفصلہ ذیل کتابوں کی قیمت میں کوئی رعایت نہیں

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
پہلا دوسرا سیپارہ	۲ر	کتاب الصیام	ار
سنت احمدیہ	۲ر	جنتری ایک سو پچیس سالہ	۶ر
جام شہادت	ار	شرائط بیعت نمبر ا	-ر
کشف الاسرار	۰۲ر	مرزا صاحب کا مذہب ۲۰ء	-ر
مکتوبات احمدیہ حصہ اول	۸ر	مرزا صاحب کا مذہب ۲۶ء	-ر
کامن غلام رسول	-ر	[illegible]	-ر
ثنائی چکر	۲ر	تحفہ عید	-ر
معیار الصادقین	۳ر	در ثمین فارسی مجلد	۹ر
سالانہ رپورٹ	۳ر	" " بے جلد	۵ر
صحیفہ آصفیہ	۲ر	قصیدہ مہدویہ	-ر
شرائط بیعت	۲ر	ضرورت امام	۳ر
احسن القصص	۰۲ر	نور القرآن	
کامن المدادخان	-ر	حصہ دوم	۳ر

کتاب	قیمت
چھٹی مسیح	ار
سہ حرفی چوہڑہ ل	-ر
احمدی کامن	ار
اظہار حق	؎ر
سی حرفی احمد فضل دین	۰ر
تعلیم القرآن	ار
بلاغ قوم عابدین	ار
صدقے جاواں	-ر
سیف حق	۲ر
سی حرفی المداد	۰ر
کلمۃ الفضل	ار
مسیح موعود کی سچائی	-ر
گلدستہ احمدی	۰ر
تحفۃ المشتاقین	؎ر
کرشن اوتار	-ر
پہلا پارہ قرآن شریف	ار
پرانی تحریریں	ار
در ثمین حصہ دوم سابقہ	
گل مدتیا	-ر
جام وحدت	-ر
گلدستہ رسالت	۲ر
مجموعہ آمین	؎ر
تحفہ ندوہ	-ر
ساتن دھرم	-ر
ستارہ قیصرہ	۰ر
اربعین	۵ر
کشف الغطاء	۲ر
آسمانی فیصلہ	؎ر
اعجاز احمدی	۳ر
دافع البلاء	ار
دعوت ندوہ	۰ر
نظم موت	-ر
نیرنگی فرہاد	-ر
برکھ داسدا	-ر
سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب	۳ر

کتاب	قیمت
الحق لودیانہ	۲ر
حقیقت نماز	عہ ر
مجموعہ اشتہارات	
" " حصہ اول	۱۰ر
" " حصہ دوم	۱۰ر
" " حصہ سوم	۱۰ر
" " حصہ چہارم	۱۰ر
رپورٹ جلسہ سالانہ	۸ر
اردو کا قاعدہ	
حصہ سوم	ار
سی حرفی آثار مسیح	ار
ہائے حسین مظلوم	۰ر
مورکھ سید حصہ اول	ار
" " حصہ دوم	ار
مذہب منصور	۸ر
تفسیر پارہ ۲۷	عہ ر
" " ۲۸	عہ ر
" " ۲۹	عہ ر
سیر پرند	۶ع ۸ر
مسلمانوں کا خدا	۲ر
خزینۃ المعارف	
حصہ اول	۵ر
مسیح بیان	ار
مجربات نور الدین حصہ اول	۱۰ر
" " حصہ دوم	۱۰ر
" " حصہ سوم	۱۰ر
تحفہ بنارس بے جلد	۴ر
" " مجلد	۶ر
تفسیر سورہ فاتحہ پنجابی	ار
" سورہ بقر "	۳ر
التذکرہ	۲ر
دینیات کا پہلا رسالہ	ار
حجۃ الاسلام	۰ر
مبادی الصرف	ار
چشمہ مسیح	۳ر
خطبات الہامیہ	عہ ر
تحفہ قیصریہ	۲ر

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
مواہب الرحمان	۴ر	تنائی چکر	۰ر	شہادت آسمانی حصہ دوم	۲ر	کرشن لیلا	۱ر	تنائی ہرزہ درائی	۰۳ر	مجموعہ ازالۃ الوساوس	۴ر
نماز مترجم	۱ر	حق کا پرچار	۳ر	السر المکتوم	۶ر	سری نہہ کلنک	۸ر	خطبات نور حصہ دوم	۱۰ر	نزول المسیح	۴ر
القول الصحیح	۱ر	بائبل کا پرچار	۵ر	احمدی پاکٹ بک		فتح الدین	۳ر	بدر کامل	۲ر	ازالہ اوہام حصہ اول	۱۲ر
نور الفرقان	۲ر	برسیاہ بینی کی پیشگوئی	۳ر	حصہ اول		عصمت انبیاء	۷ر	تدبیر	۶ر	" " " دوم	۱۲ر
استخلاف	۳ر	اسلام کا گر	۰ر	احمدی پاکٹ بک	۴ر	اسوہ حسنہ	۸ر	فسخ الیزدان	۶ر	تحفہ غزنویہ	۳ر
دچھوڑہ کو پنج	۰ر	نور دل	۰ر	حصہ دوم		چولا بابا نانک صاحب	۱ر	بھارت برکش	۸ر	استفتاء	۰۱ر
دعوت دہلی	۱ر	اقیموا الصلوٰۃ	۰۱ر	دعوت الحق	٭ر	لیکچر مہر سنگھ	۰ر	ہدایات	۱ر	روئداد جلسہ دعا	۲ر
انجیل انگریزی	سے ر	مجموعہ فتاوائے احمدیہ		تحفہ عرب	۳ر	محمد رسول اللہ	۰۱ر	بنگال کی دلجوئی	۴ر	انوار الاسلام	۴ر
آئینہ صداقت	۰۲ر	حصہ اول		سفرنامہ ناصر ۱	۱ر	نعمۃ الکمل	۰۲ر	روحانی طبیب	۳ر	ضیاء الحق	۲ر
مباحثہ مونگیر	۴ر	مجموعہ فتاوائے احمدیہ		" " ۲	۲ر	محامد المسیح	۴ر	مسیح موعود کی سچائی	۰ر	نور الحق حصہ اول	۹ر
چشمہ معرفت	عار	حصہ دوم	عہ ر	شدھی کی اشدھی	۶ر	الاسماء الحسنیٰ	۵ر	الحزب المقبول	۵ر	" " دوم	۵ر
تنائی چکر	۱ر	مجموعہ فتاوائے احمدیہ		عربی بول چال	۲ر	موعظۃ الحسنیٰ	۲ر	مجموعہ اشتہارات		کتاب البریہ	عہ ر
لیکچر میر حامد شاہ صاحب	۰ر	حصہ سوم		گلدستہ حمد	۰ر	خطبات کریمیہ	۴ر	حضرت اقدس حصہ پنجم	۱۰ر	آئینہ کمالات اسلام	
حجۃ اللہ	۸ر	مکتوبات امام ربانی	عہ/۸ر	اسلام اور بدھ مذہب	٭ر	سلک مروارید حصہ اول	۴ر	" حصہ ششم	۱۰ر	حقیقۃ الوحی	للعہ ر
واقعات بھاگلپور	۴ر	معیار الصادقین	۰۲ر	مباحثہ رامپور	۰۲ر	" " حصہ دوم	۲ر	" " ہفتم	۱۰ر	براہین احمدیہ حصہ پنجم	۱۲ر
تصدیق کلام ربانی	۸ر	کشتی نوح	۰۲ر	اسلام کی پہلی کتاب	۰۴ر	ضرورت زمانہ	۸ر	فتح الاسلام	۸ر	توضیح المرام	۸ر
علمائے خلعت	۸ر	مسیح ہندوستان میں	۳ر	شہادت الفرقان	۰۲ر	لجۃ النور	۳ر	حقیقت المہدی	۰۱ر	قادیان کے آریہ اور ہم	۳ر
تنائی فرار	۰۳ر	فرزند علی	۳ر	الاستغفار	۴ر	دوازدہ نشان		بیعت نامہ	۲ر	جہاد	۱ر
چودہویں صدی کا یہودی	۰۲ر	رویائے صالحہ	۴ر	سر الخلافہ	۸ر	نصیحۃ المسلمین	۰ر	الوصیت			
[illegible] اسلام	۵ر	شہادت آسمانی حصہ اول	۵ر	البرہان الصریح	۰۲ر	بفتوح الرحمان	۱ر	ست بچن	۱۱ر		
						خطبات نور حصہ اول	۸ر	کرامات الصادقین	۸ر		

البشریٰ حصہ ۱ و ۲

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جو خدا تعالیٰ کی وحی نازل ہوتی رہی ہے۔ اس کا مجموعہ حصہ اول۔ مرتبہ بابو ابو الفضل محمد منظور الٰہی صاحب۔ خداوند کریم اپنی رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال کرے۔ انہوں نے ہستی باری اور صداقت اسلام کے تازہ ثبوتوں کے ایک ذخیرے کو ملک کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور ان موتیوں کی لڑی کی قیمت صرف ۸ر رکھی ہے تاکہ ہر خاص و عام بآسانی خرید کر سکے ٭

[illegible] تشحیذ الاذہان - قادیان

[illegible] حافظ البصر

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں انسان ان کے بغیر زندگی کے بار سے [illegible] اور [illegible] کے دل خوش کن نظارے سے بے نصیب ہو جاتا ہے۔ اور اکثر آنکھوں کے مریض ابتدا میں کسی خاص مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ پھر خارش۔ ڈھلکہ۔ ککرے وغیرہ شکایات کا شکار ہوتے ہیں۔ حتی کہ آخر اکثر نور چشم سے محروم ہو کر اندھے بنجاتے ہیں۔ ہمنے یہ سرمہ حافظ البصر تجربہ شدہ حضرت خلیفۃ المسیح کا بڑی محنت سے طیار کیا ہے اور اعلیٰ جزو اس کا موتی اور قیمتی اجزا ہیں۔ کتب بینی اور اصحاب دقائق کے واسطے انشاء اللہ بڑا مددگار ہے۔ میں نے اس سرمہ کی قیمت بلحاظ لاگت بہت کم رکھی ہے تاکہ عام لوگ اس سے فائدہ اٹھا دیں۔ قیمت ایک تولہ عہ مع محصولڈاک۔

نوٹ یہ سرمہ بھی حضرت صاحب کا سالہا سال تجربہ شدہ ہے ککرے۔ خارش۔ پھلی۔ ڈھلکے کے واسطے از حد مفید ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ

المشتہر۔ حکیم غلام محی الدین۔ قادیان ضلع گورداسپور

واقعہ صلیب مسیح کی چشمدید شہادت

یہ کتاب ہے جو کسر صلیب کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں ایک آسمانی نصرت ہے۔ اس کا مصنف یسوع مسیح کا ایک دوست اور مددگار ہے۔ اُسنے تمام حالات اور منصوبوں کو اپنے ذاتی علم اور چشمدید شہادت سے تفصیل کے ساتھ لکھا ہے جو پیلاطوس حاکم وقت اور دوسرے بارسوخ خیرخواہان یسوع مسیح نے اس کے بچانے کے لئے کئے۔ اس کتاب کو انگریزی کتاب سے (جسکی قیمت ۸ر ہے) میاں معراج الدین صاحب عمر احمدی (مالک اخبار بدر) نے بہت عمدہ اردو میں ترجمہ کیا ہے اور خاکسار نے اسکو نہایت خوبصورت لکھا کر چھپایا ہے۔ قیمت صرف عمر رکھی ہے۔ سلسلہ احمدیہ میں بہت مقبول ہوئی ہے۔ ہاتھوں ہاتھ جا رہی ہے۔ بہت جلد درخواستیں بھیجیں ٭

المشتہر - نذیر احمد - مینیجر بدر ایجنسی
نولکھا - لاہور ٭